QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

برصغیر میں فتاویٰ جات کا رجحان اور اثر و نفوذ؛ ایک تجزیاتی مطالعہ

(فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان بریلوی کا خصوصی مطالعہ)

The trend & influence of fatwas in the subcontinent; An analytical study

(A Special Study of Fatawa Rizviyya by Imam Ahmed Raza Khan Barelvi)

Dr. Ruqia Bano
Lecturer, Department of Islamic Studies, The women university Multan.
Email: ruqia.6089@wum.edu.pk
Dr. Sumayyah Rafique
Assistant Professor, Dept. of Islamic Thought and Culture, National University of Modern Languages, Karachi Campus. Email: srafique@numl.edu.pk

Before the arrival of the British in the Indian subcontinent, there was an environment of an Islamic state, which had its own problems that were a reflection of the Islamic state, but after the arrival of the British, Muslims had to face some new problems that were a reflection of the English civilization and culture. It was important to know the solution of these problems in the context of Islamic Sharia, therefore, along with other Islamic books, fatwas were also written in this period, but it would not be right to say that as many fatwas were written in this period as never before Not done Fatawa Rizwiyyah holds a prominent position in these Fatawas. This article provides an introduction to Imam Ahmad Raza Khan Barelvi, highlighting his influential role within the South Asian Sunni Barelvi movement during the late 19th and early 20th centuries. It then introduces the "Fatawa Razawiyya," discussing its style, methodology, and significance 6specific criteria and arguments Imam Ahmad Raza Khan used in issuing decrees of kufr (infidelity) against various groups he considered heretical, such as the Qadianis and Natureis, during his time. This analysis is critical in understanding the dynamics of religious orthodoxy and the boundaries of acceptable belief within the context of Barelvi thought and the broader Sunni community. The study draws upon a range of doctrinal sources, historical contexts, and theological debates, making it a valuable contribution to the studies of Islamic law and intra-faith relations.

DOAJ
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

Keywords: Imam Ahmad Raza Khan Barelvi, Fatawa Razawiyya, Takfir Methodology,Islamic Jurisprudence, Sunni Barelvi Movement, Heresy, Orthodoxy, Religious Decrees,Qadianis, Natureis, Intra-faith Relations.

تعارف:

برصغیر پاک وہند میں جہاں مسلمانوں کی حکومت کئی صدیوں تک محیط ہے وہاں انگریزوں کی برصغیر آمد نے وہاں کے ماحول میں معاشی، مذہبی اور سیاسی ہر طرح کے انقلابات برپا کیے ہیں انگریزوں نے نہ صرف سیاسی ہل چل برپا کی ہے وہاں مذہبی طور پر علماء کے حلقوں میں بھی تحریک پیدا کی۔ مسلم ریاست جب ایک دم سے نوآبادیاتی ریاست میں تبدیل ہوئی تو مسلمانوں کو کئی طرح کے معاشرتی و معاشی مسائل کا سامنا بھی ہوا۔

تیزی سے تبدیل ہوتے ثقافتی وسیاسی اثرات سے نمٹنے کے لیے جہاں سیاسی طور پر تحریک خلافت اور جنگ آزادی 1857 جیسی تحریکات وجود میں آئیں وہیں علمائے امت نے بھی جہاد بالقلم کے ذریعے علمی و مذہبی فتنوں کی بیخ کنی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ دیگر ردوتردید کی کتب کے علاوہ کثرت سے فتاوی جات تحریر کیے۔ برصغیر کی آزادی کے بارہ سو سال میں اتنے فتاوی جاری نہیں کیے گئے جتنے برصغیر کے غلامی کے دو سو سالہ دور میں جاری کیے گئے۔ اس دور کے فتاوی میں شدت سیاسی و مسلکی تکفیر اور شدت پسندی کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ یہاں تک کے کئی مسلم بادشاہوں نے خود فتاوی تحریر کروائے فتاوی عالمگیریہ المعروف فتاوی ہندیہ اور فتاوی غیاثیہ اس کی زندہ مثالیں ہیں۔

ان فتاوی میں معروف فتاوی فتاویٰ عزیزی (شاہ عبدالعزیز دہلوی) ، مجموعۃ الفتاویٰ (عبدالحی لکھنوی)، فتاویٰ مسعودی (مسعود شاہ دہلوی) فتاویٰ ارشادیہ (ارشاد حسین رامپوری)، فتاویٰ رشیدیہ (رشیدیہ احمد گنگوہی) ، فتاویٰ قادریہ (مولانا عبدالقادر)، فتاویٰ عثمانی (سید منور الدین)، فتاویٰ نظامیہ اُندراویہ (نظام الدین اعظمی) ، فتاویٰ نظامیہ (نظام الدین حنفی) ، فتاویٰ مظاہر علوم (خلیل احمد سہارنپوری) کفایت المفتی (کفایت اللہ دہلوی)، امداد الفتاویٰ (اشرف علی تھانوی) فتاویٰ محمودیہ (محمود حسن گنگوہی)، فتاویٰ رحیمیہ (مفتی عبدالرحیم) ، فتاویٰ محمود (مفتی محمود)، فتاویٰ رضویہ (احمد رضا خان بریلوی)، خیر الفتاویٰ (خیر محمد جالندھری) ، فتاویٰ حامدیہ (حامد رضا خان)، فتاویٰ امجدیہ (امجد علی اعظمی)،(۳۲) فتاویٰ اجملیہ (اجمل قادری رضوی)، فتاوی ثنائیہ ، فتاوی اہل حدیث اور فتاوی سلفیہ شامل ہیں۔

زیر نظر تمام فتاوی نوآبادیاتی دور میں تحریر کیے گئے ان میں نوآبادیاتی دور کے ہی تمام مسائل سے متعلق فتاوی ملتے ہیں جن میں بینک، سرکاری نوکری، پراویڈنٹ فنڈ، انگریزی صابن، انگریزی، وائیان، پینٹ شرٹ، انگریزی طریقہ علاج، ہندستان کے دارالحرب یا دارالامن ہونے پر، بینکوں سے سود لینے اور دور جدید کے فتنوں مذہبی فتنوں پر کئی قسم کے استفتاء اور ان کے جوابات موجود ہیں ایک اہم موضوع جس پر تقریبا ہر فتاوی میں ہی استفتاء اور فتاوی ہیں۔ تقریبا تمام فتاوی کا موقف ان مسائل میں ملتا جلتا ہے اگر مفتیانِ کرام انگریزی ثقافت و معیشت کا رد نہ کرتے تو یقینا آج صورتحال بالکل مختلف ہوتی اور اسلام اپنے نشانات اور ثقافت کو مٹا چکا ہوتا۔

اگر عصر حاضر میں دیکھا جائے تو آج بھی مسلم سوچ پر انہی فتاوی کے اثرات موجود ہیں آج بھی بینک سے متعلق کاروبار، انگریزی لباس کے استعمال اور سود جیسے اہم مسائل میں عوام کی رائے وہی ہے جو ان فتاوی نے مسلم امہ کو دی ہے۔

وہ انگریزی دور کے زہریلے پودوں قادیانیوں، بہائیوں، مہدویوں اور چکڑالویوں سے متعلق سوالات موجود ہیں ان کے بارے میں تمام

فتاوی جات کا موقف ایک ہی ہے۔ کہ یہ تمام منحرف مذاہب اسلام سے خارج ہیں جن میں بانیوں نے نبوت کا دعوی کیا ہے اور اسلام کی ایک شق جو نا قابل ردوبدل ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں ان کے بعد مجدد تو آئیں گے لیکن نبی نہیں۔

ان فتنوں کو پہچاننے اور ان کا قلع قمع کرنے میں تمام فتاوی کی خدمات نا قابل فراموش ہیں۔انہی فتاوی کی بدولت ہی برصغیر پاک وہند میں باقاعدہ اسلامی آئین کے تحت منکر ختم نبوت مذاہب کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ اس عہد کے مجموعہ ہائے فتاویٰ کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ یہ فتاویٰ کا بہترین عہد ہے۔

(۱) ہر دور کے فتاوی میں اس دور کا فکری و ثقافتی رنگ موجود ہوتا ہے۔

(۲) برصغیر کے ان فتاوی میں قرآن وسنت کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

(۳) عربی عبارات کا استعمال کثرت سے اور بلا ترجمہ کیا گیا ہے۔

(۴) جدید مسائل کے بارے میں یہ فتاوی خاموش ہیں۔

(۵) برصغیر کے خاص ثقافتی اور معاشرتی ماحول کا اثر ان فتاویٰ پر نمایاں دکھائی دیتا ہے۔

(۶) ان فتاویٰ اپنے مسلک کے قدیم فتاوی کا حوالہ کثرت سے ملتا ہے۔

(7) ان فتاوی سے نوآبادیاتی دور کے مسائل کا ادراک بخوبی ہوتا ہے۔

ان فتاوی میں امام احمد رضا بریلوی کے فتاوی رضویہ کی کاوشوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف:

مولانا احمد رضا خان بریلوی جو برصغیر پاک وہند میں امام اہل سنت کے نام سے معروف ہیں ہندوستان میں بریلوی مکتب فکر کی بنیاد انہوں نے ہی رکھی آپ بیک وقت عالم و مفتی اور خطیب و مفتی بھی تھے، آپ نے اپنی ساری زندگی بریلوی مکتب فکر کی اشاعت و ترویج میں خرچ کی ہے مغلیہ دور میں آپ کے آباواجداد جو قندھار کے پٹھان تھے لاہور آگئے اور مختلف عہدوں پر فائز ہوئے آپ کے خاندان کے ایک بزرگ محمد سعید کو حکومت کی طرف سے شجاعت جنگ کا خطاب بھی ملا ان کی اولاد میں کاظم خان ایک تحصیلدار تھے ان کے بیٹے رضا علی خان ایک ولی اور فقہ و تصوف میں ماہر علم دین تھے، احمد رضا خان ان کے پوتے ہیں۔[1]

مولانا احمد رضا خان بریلوی 10 شوال 1272ھ بمطابق 14 جون 1856ء کو بروز ہفتہ بریلی (یوپی، بھارت) کے محلہ جسولی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام محمد تھا لیکن آپ کے داد آپ کو احمد رضا کے نام سے پکارتے تھے پھر یہی نام زبان زد عام ہو گیا۔[2] آپ نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا ابتدائی کتب والد محترم سے پڑھیں پھر مروجہ تعلیم کے لیے دیگر۔ 1286ھ میں تحصیل علم سے اساتذہ کے سامنے زانو تلمذ بچھایا جب تعلیم سے فارغ ہوئے اس وقت آپ تقریباً چودہ سال کے تھے۔ فراغت کے پہلے ہی دن والد محترم نے قضا کا منصب آپ کو سونپا اور پہلا فتوی رضاعت سے متعلق تحریر کر دیا اور اسے صحیح پا کر رفقاء کی سند عطا کی۔[3]

---

[1] Muḥammad nāṣir al-dīn madnī, ḥayāt a'lā ḥadhrat (Lāhōr: progressive books, 2018), 21

[2] Muḥammad nāṣir al-dīn madnī, ḥayāt a'lā ḥadhrat, 20

[3] Muḥammad nāṣir al-dīn madnī, ḥayāt a'lā ḥadhrat, 29,30

آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد محترم اس کے علاوہ مرزا غلام قادر بیگ،، شاہ ابو الحسین نور پوری، مولانا عبد العلی رامپوری اور آپ کے پیر و مرشد مولانا شاہ آل رسول مارہروی شامل ہیں۔ اساتذہ کی اتنی مختصر تعداد کے باوجود آپ کو علوم و فنون میں جو کمال حاصل تھا وہ محض خداداد ذہانت کی بدولت تھا۔ آپ کی کتب کی تعداد ایک ہزار ہے جو پچاس سے زائد علوم پر مشتمل ہیں۔[4]

آپ کا حافظہ باکمال تھا عموماً مسائل کی جزئیات کے لیے کتب کھولنے کی بجائے سائل کی رہنمائی کر دیتے کہ فلاں کتاب کے فلاں صفحہ پر دیکھو۔ طالب علمی کے دور کے آغاز ہی سے سبق ایک دو دفعہ یاد کر کے استاد کو زبانی سنا دیتے۔ آپ کے تلامذہ میں سے معروف تلامذہ یہ ہیں: مولانا حامد رضا خان، مولانا عبد العلی رامپور، مولانا امجد علی اعظمی، مولانا عبد العلیم میر ٹھی مولانا ظفر الدین بہاری مولانا نواب سلطانی احمد خان، مولانا سید احمد اشرف گیلانی، مولانا برہان الحق جبل پوری وغیرہم[5]

آپ نے شیخ حسین بن صالح کی کتاب "الجوہرۃ المضیۃ" کی نہایت سہل شرح دو دن میں النیرۃ الوضیۃ" کے نام سے لکھی۔ بعد میں خود ہی اس میں کچھ حواشی و تعلیقات کا اضافہ کر کے اس کا نام "الطرۃ الرضیۃ فی النیرۃ الوضیۃ" رکھا۔[6] واپسی کے سفر میں نہایت اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا شدید قسم کا طوفان آیا والدہ ماجدہ نہایت پریشان ہوئیں لیکن مولانا صاحب انہیں تسلی دیتے رہے۔ غرض اس طرح کے حالات میں سفر بہت مشکل سے تمام ہوا اور مولانا صاحب اپنے والد کے ہمراہ واپس گھر تشریف لے آئے۔ دوسری دفعہ 1905ء میں برادر محترم محمد رضا خان اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج کی سعادت کے لیے جا رہے تھے چونکہ مولانا صاحب پہلے حج کر چکے تھے انہیں جہاز پر سوار کروانے کے ارادے سے جھانسی گئے اسی دوران ایک نعتیہ غزل کا شعر یاد آگیا:

ے ہائے محرومی قسمت کہ میں پھر اب کے برس

رہ گیا طرہ زوار مدینہ ہو کر

واپس گھر تشریف لا کر دل ہفتہ بھر بے چین رہا ایک دن آخر قصد کر لیا کہ حج پر جانا ہے مولوی نذیر احمد کو بھیج کر ممبئی تک کا سکینڈ کلاس ریزرو کروا لیا والدہ سے شام کو اجازت طلب کی انہوں نے پہلا لفظ اللہ حافظ کہا اور فوراً روانہ ہو گئے۔ بہت سی رکاوٹوں کے بعد بالآ کر حجاز پہنچ گئے۔ جدہ پہنچ کر بخار ہو گیا اور جب تک مناسک حج پورے نہ ہوئے بخار برقرار رہا آخر کار تیرہویں ذوالحج کو بخار اتر گیا۔[7] قیام حجاز کے دوران آپ نے کئی کتب تحریر کیں اس میں ایک رسالہ کرنسی نوٹ کے مسئلے کا حل "کفل الفقیہ الفاہم فی احکام القرطاس الدراہم" کے نام سے تحریر فرمایا۔ ایک اور کتاب "الدولۃ المکیۃ" بھی تحریر فرمائی۔[8]

مولانا احمد رضا خان نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہاں علم و فضل کا چرچا تھا اسی وجہ سے فطرتاً آپ میں بھی تصنیف و تالیف کا حد درجہ رجحان تھا صرف آٹھ سال کی عمر میں ہی "ھدایۃ النحو" کی شرح عربی زبان میں تحریر کی۔ یہ بات پہلے مذکور ہے کہ مولانا صاحب کی پچاس علوم پر ایک ہزار کے قریب تصانیف ہیں ان سب کا احاطہ ممکن نہیں۔ لیکن چند اہم تصانیف یہ ہیں۔

---

[4] Muḥammad nāṣir al-dīn madnī, ḥayāt a'lā ḥadhrat, 30

[5] Muḥammad nāṣir al-dīn madnī, ḥayāt a'lā ḥadhrat, 30,31

[6] Tanzeemulirshad.com, 12:53 Pm 12-10-20

[7] Muḥammad nāṣir al-dīn madnī, ḥayāt a'lā ḥadhrat, 52

[8] Tanzeemulirshad.com, 01:00 Pm 12-10-20

- الدولة المكية بالمادة الغيبة[9]
- نفى الفى عمن بنوراباضاءكل شئ[10]
- منير العين فى حكم تقبيل الابهامين[11]
- انفس الفكرفى قربان البقر[12]
- اقامة القيامة على طاعن القيام النبيتهامة[13]
- صفائح اللجبين فى كون التصافح يكفى اليدين[14]
- النهي الاكيد عن الصلاة وراء عدى التقليد[15]
- كنز الايمان فى ترجمة القرآن[16]

مولانا احمد رضا خان بریلوی مذہب بریلوی کی تصنیف واشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ محرم الحرام 1340ھ میں آپ کو درد پہلو کا شدید دورا پڑا جس کی وجہ سے ضعف وعلالت نے شدت اختیار کر لی معلوم ہو گیا کہ وقت قریب ہے چنانچہ 25 صفر 1340ھ بمطابق 28 اکتوبر 1921ء کو بارہ بجے وصیت بھی قلمبند کروالی اور اس کے ٹھیک دو گھنٹے بعد روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون[17] یوں علم کا ایک روشن ستارہ بالآخر غروب ہو گیا۔

فتاویٰ رضویہ کا تعارف اور منہج واسلوب

فتاویٰ رضویہ کا مکمل نام "العطایہ النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" رکھا گیا ہے۔ فتاوی ہذا مولانا صاحب کے 1286ھ تا 1340ھ تک لکھے ہوئے فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ فتاوی رضویہ پہلے بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل تھا اور ہر جلد تقریبا ایک ہزار صفحات پر

[9] کتاب مولانا صاحب نے حرمین میں لکھی اور نبی کریم ﷺ کو عالم الغیب ثابت کیا ہے، بعد میں خود ہی اس کتاب کی شرح "الفیوضات المکیۃ" کے نام سے تحریر کی۔ اور یہ مکتبہ الکرز للنشر والتوزیع قاہرہ سے 2006ء میں طبع ہوئی۔ مولانا صاحب نے اپنے فتاویٰ میں بھی اس رسالہ کو شامل کیا ہے اور کئی جگہ اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نبی کریم ﷺ عالم الغیب تھے۔ اعلی حضرت، احمد رضا خان، الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، الکرز للنشر والتوزیع، قاہرہ، 2006ء

[10] یہ ایک رسالہ ہے مولانا صاحب کے فتاویٰ کا حصہ بھی ہے اس میں مولانا صاحب نے نبی کریم ﷺ کو نور اور ان کا سایہ نہیں ہونے کی دلیل دی ہے یہ رسالہ مجلس آئی ٹی دعوت اسلامی سے شائع ہوا ہے۔ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے کہ نبی کریم ﷺ بشر ہیں یا نور مقلدین اور غیر مقلدین کے درمیان شروع سے ہی وجہ تنازع رہا ہے۔

[11] یہ کتاب 122 صفحات پر مشتمل ہے جس میں آذان میں نبی کریم ﷺ کا نام آنے پر دونوں انگھوٹوں کو چومنے کے جواز پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ یہ بھی فتاویٰ رضویہ کی پانچویں جلد کا تیسرا رسالہ ہے جو مجلس آئی ٹی دعوت اسلامی سے شائع ہوا ہے۔

[12] 1298ھ میں ہندوں نے گائے کی قربانی کے متعلق چند سوال قائم کر کے مختلف شہروں میں بھیجے تو اس استفتاء کے جواب میں یہ رسالہ تصنیف کیا جواب فتاویٰ میں بھی شامل ہے چودھویں جلد کا سلسلہ نمبر سات ہے۔ یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ سے شائع ہوا ہے۔

[13] یہ رسالہ نبی کا ذکر آنے پر کھڑے ہونے والوں کا انکار کرنے والوں پر حجت کے لیے ہے یہ فتاویٰ کی چھبیسویں جلد میں موجود ہے۔ یہ 1299ء میں رام پور سے آئے ایک استفتاء کا جواب ہے۔ ایک مفید ومدلل رسالہ ہے۔

[14] مولانا بریلوی صاحب کو 1306ء میں استفتاء کا ایک مضمون پیش کیا گیا" کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ جائز ہے یا نہیں؟ چنانچہ مولانا صاحب نے اسکے جواب میں چالیس صفحات کا ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا جس میں دونوں ہاتھوں کے مصافحہ کے جوز پر دلائل دیئے۔ یہ جواب بی اب فتاویٰ کی چھبیسویں جلد میں موجود ہے ہے اور یہ رسالہ مجلس آئی ٹی سے شائع ہوا ہے۔

[15] مولانا صاحب سے غیر مقلدین کی امامت میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کے جواب میں 52 صفحات پر مشتمل ایک رسالہ تصنیف فرمایا اور احتی الوسع غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنے کیا ممانعت کی۔

[16] Muḥammad nāṣir al-dīn madnī, ḥayāt a'lā ḥadhrat, 78-109

[17] Muḥammad nāṣir al-dīn madnī, ḥayāt a'lā ḥadhrat, 400

محیط تھی۔ فتاویٰ رضویہ کو تیس جلدوں میں منظر عام پر لانے کا سہرا جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے مفتی عبد القیوم ہزاروی (م 2003ء) کے سر ہے۔ اس فتاویٰ پر کام 1990ء میں شروع ہوا۔ اور 15 سالہ کی ان تھک محنت کے بعد رضا فاؤنڈیشن کی طرف سے 2005ء میں شائع ہو کر منظر عام پر آ گیا۔ فتاویٰ رضویہ کی قدیم آٹھ جلدوں کی ترتیب فقہی ابواب پر تھی، لیکن جلد نہم، دہم یازدہم اور دوازدہم کی ترتیب بکھری ہوئی تھی۔ مگر نئے ایڈیشن میں 20 جلدوں کی ترتیب پرانی کتاب کی ترتیب کے مطابق رکھی گئی ہے اور اکیسویں جلد سے بھی ترتیب کتب فقہ کی ترتیب کے مطابق مرتب کر دی گئی ہے۔ فتاویٰ رضویہ اس وقت دنیا کا ضخیم ترین مجموعہ فتاویٰ ہے جو 6848 مسائل، 206 رسائل اور 21970 صفحات پر مشتمل ہیں۔ مولانا صاحب کے تحریر کردہ فتاوی 4494 ہیں اور دیگر علماء سے 1061 فتاویٰ نقل کیے گئے ہیں۔ زیرہ تبصرہ ایدیشن تیس جلدوں پر مشتمل ہے۔

اس فتاوی کا اشاریہ محمد رمضان سیالوی نے مرتب کیا ہے اور فہرست کی ترتیب شیخ الحدیث حافظ عبد الستار سعیدی نے مرتب کی ہے زیرِ تبصرہ فتاویٰ فقہی انسائیکلوپیڈیا کہا جاسکتا ہے خاص طور پر اس فتاویٰ میں جس طرح فقہی دلائل کو تحریر کیا گیا ہے وہ منفرد انداز ہے فتاوی کی ہر جلد میں ایسی ابحاث دکھائی دیتی ہیں کہ قاری مولانا صاحب کی ذہانت و فطانت پر ششدر رہ جاتا ہے، عموماً عقلی دلائل بھی ہیں اور قرآن وحدیث سے استدلال کے ساتھ ساتھ عقلی توجیہات بہت عمدہ انداز میں تحریر تے ہیں۔ تفصیلی فتاوی کی ایک مثال تیمم کے باب مین دکھائی دیتے ہے جہاں مٹی کی ایک سو سے زائد اقسام بیان کی گئی ہیں اور مٹی جن اقسام سے تیمم جائز نہیں ان کی تفصیل علیحدہ ہے، جن فرقوں کی تردید کرتے ہیں ان کو باطل ثابت کرنے کے لیے ہر طرف سے اور طرح سے دلائل لاتے ہیں تا کہ مخالف مکتب فکر کے لیے کوئی راستہ باقی نہ رہے۔ ایک طرف یہ فقہی انسائکلوپیڈیا اور معلومات کا خزانہ وہیں اس سے مخالف مکاتب فکر کی ردو تردید کے دلائل بھی اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ کا منہج

فتاویٰ رضویہ میں آپ نے باطل فرقوں کے رد میں تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔ یہ بات فتاویٰ رضویہ کے تعارف میں ذکر کی جا چکی ہے کہ آپ کی رائے دیگر مسالک کے حوالے سے بہت بے لچک ہے۔ اور عموماً ایسے فتاویٰ میں مکررات کی کثرت ہے چند اہم فتاویٰ جو معاشرتی طور پر برصغیر پاک وہند پر اپنے نقوش چھوڑ چکے یہاں ذکر کیے جائیں گے۔

اصولی مسائل میں تکفیری فتاویٰ

1: یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات ضروریات دین میں سے ہیں ان میں کسی بھی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں، ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ برصغیر پاک وہند میں جہاں دیگر گمراہ کن فرائق پیدا ہوئے وہاں فتنہ قادیانیت جیسا زہریلے فتنے نے بھی سر اٹھایا یہ وہ زہریلا پودا تھا جس کی جڑوں کو انگریزوں نے پانی دیا تھا اور دن رات اس فتنہ کی آبیاری کی، دوسری طرف اس فتنہ کی بیخ کنی کے لیے مسلمانوں کے ہر طبقے کے عوام وعلماء نے اپنا پورا زور صرف کیا، بذریعہ قلم ولسان اسلام کو قادیانیت جیسے موذی عقائد سے پاک کرنے کی کوشش کی۔ فتاوی رضویہ بھی اس کوشش کی ایک کڑی دکھائی دیتی ہے۔ فتاوی رضویہ کی جلد پندرہ میں قادیانیت کے رد پر تین رسائل موجود ہیں۔ جو بالترتیب یہ ہیں۔

☆السوء والعقاب علی المسیح الکذاب (مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات کفریہ کا رد)

☆قہرالدیان علی مرتدبقادیان (قادیانی مرتد پر قہر خداوندی)

☆الجزاز الديانی على المرتد القاديانی (قادیانی مرتد پر اللہ تعالی کی شمشیر براں ان رسالوں کے مواد کا تذکرہ کرنے سے قبل قادیانی مذہب کی تکفیر پر مولانا احمد رضاخان کا فتوی تکفیر ملاحظہ ہو۔

ایک مرزائی قادیانی کا سوال ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر صدی کے بعد ایک مجدد آئے گا[18] مرزا صاحب مجدد وقت ہیں، عالی جاہ! اس قوم نے لوگوں کو بہت خراب کیا ہے، ثبوت کے لیے کوئی رسالہ وغیرہ ارسال فرمائیں تاکہ گمراہی سے بچیں۔

الجواب: مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا ضروری ہے، اور قادیانی کافر و مرتد تھا ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین کا فتوی ہے:

من شک فی کفرہٖ وعذابہ فقد کفر[19]

لیڈر بننے والوں کی ایک ناپاک پارٹی قائم ہوئی ہے جو گاندھی مشرک کو رہبر، دین کا امام و پیشوا مانتے ہیں ،نہ گاندھی امام ہو سکتا ہے نہ قادیانی مجدد، السوء العقاب و قہر الدیان و حسام الحرمین، مطبع اہل سنت بریلی سے منگوائیں، واللہ اعلم[20]

مذکورہ بالا فتوی میں مولانا احمد رضاخان بریلوی نے مرزا غلام احمد قادیانی پر فتوی کفر عائد کیا ہے اور یہ اہل سنت والجماعت کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ فتوی ہے، مذکورہ رسائل مولانا احمد رضا کے فتاویٰ کی پندرہویں جلد میں موجود ہیں۔

" **السوء والعقاب علی المسیح الکذاب** "ایک رسالہ ہے جو قادیانی کے رد پر تحریر کیا گیا ہے یہ ایک سائل کے استفتاء کے جواب میں تحریر کی اگیا ہے۔ مسئلہ نمبر 78 سے یہ رسالہ شروع ہوتا ہے۔ جس میں ایک آدمی کے مرزائی ہو جانے کی صورت میں اولاد کے اس کی ولدیت میں آنے یا نا آنے کے متعلق سوال کیا گیا ہے۔ مولانا اس ایک سوال کے جواب میں چوبیس صفحوں پر مشتمل ایک رسالہ تحریر کرتے ہیں۔ جس میں قادیانی کے دس کفریہ اقوال نقل کرتے ہیں اور اپنے فقہ احناف کی رو سے کافر و مرتد ہونے والے پر لاگو ہونے والے احکام مفصل بیان کرتے ہیں۔ جو یہ ہیں: جو مرتد وہ مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ مرتد کی بیوی سے اس کا نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی اولاد ولد الزنا کہلاتی ہے۔ ارتداد سے دین اور مہر ساقط نہیں ہوتا۔ اس کے دور اسلام کی کمائی کا وارث مسلمان ہو گا اور ارتداد کے دور کی کمائی بیت المال میں جمع کروائی جائے گی۔ اسے شخص کی اولاد اس کے سپرد نہیں۔[21]

قادیانیت پر اگلا رسالہ " **قہر الدیان علی مرتد بقادیان**" تحریر کیا گای ہے۔ جو کہ غلام احمد قادیانی کے چند اشتہارات کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس رسالہ میں مرزا قادیانی کو بھیجا گیا دعوت مناظرہ کا ایک خط بھی نقل کیا گیا ہے۔ اس رسالہ میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ پر جو کفریہ لغویات بکی ہیں ان کو یہ بتانے کے لیے نقل کیا گیا ہے کہ مرزا کافر و مرتد ہے اور یہ تمام لغویات توہین انبیاء کے زمرے

---

[18] یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں نہیں ملی، سنن ابی داوٗد، باب ماذکر فی قرن المائۃ، ح 4291

[19] Ibn-e-aʿbdīn, al-dar al-mukhtār, 345

[20] احمد رضا خان بریلوی، فتاویٰ رضویہ، ج 14 / 384، مسئلہ 135 از نوشہرہ تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان مسؤلہ عبد الغفور صاحب محرم الحرام 1339ھ **قادیانیت سے متعلق فتاویٰ:** ختم نبوت، جلد 8 ص 74، قادیانی کو زکوۃ دینا حرام ہے ج 10، س 288۔ مرزائیت نکاح کے فتاویٰ ج 11، ص 508، 507۔ قادیانی کو مجدد ماننا، ج 11، ص 514۔ قادیانیت کے متعلق فتاویٰ، ج 14 ص 279۔ قادیانیہ کافر ہیں ج 404، 14۔ جلد 15 اور 16 میں باقاعدہ رسالے موجود ہیں جن میں قادیانیوں کا رد کیا گیا ہے، 17، 18، 19 تکفیری فتاویٰ سے خالی ہیں، قادیانی کا ذبیحہ حرام ہے ج 20، ص 249۔ مرزائیوں سے نشست و برخاست ج 21، ص 278-279، قادیانی مرتد ہیں ان کا کھانا حرام ہے ج 21، ص 647۔ قادیانی کے سلام کا جواب دینا جائز نہیں ج 22، ص 381۔ قادیانیوں سے مسجد کی تعمیر کی مد میں رقم لینا ممنوع ہے، ج 24، ص 328۔ قادیانیوں کے گھر کھانا حرام ہے ج 24 ص 328۔۔

[21] Aḥmad radha khān barailwī, fatāwā ridhwiyah, 571-594/15

میں ہی شامل ہوتی ہیں۔اور یہ لغویات رسالت انبیاء، معجزات، انبیاء کے منزل من اللہ ہونے اور اللہ کے معجزات کے انکار کی عکاس ہیں ۔اللہ۔انبیاء کی رسالت اور معجزات پر ایمان ضروریات دین مین شامل ہیں۔[22]

2: آپ فرقہ نیچریہ[23] کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ سر سید احمد خان فرقہ نیچریہ کے سرخیل ہیں، انہوں نے یونیورسٹی آف ایڈنبر سکاٹ لینڈ سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔اور سائنسی معروضیت سے متاثر ہو کر اسلام کی بہت سے عقائد کو عقل کی روشنی میں پرکھتے ہیں، اور اسلام کے بعض حتمی عقائد کی تاویل تک کر دیتے ہیں، معجزات، شیطان، جنت، دوزخ، ملائکہ کی تاویل کر دی۔ان کے نظریات نہ کتاب وسنت سے ثابت ہیں نہ ہی عقلی دلائل سے۔ایک رسالہ " **اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام**" میں ایک مسئلہ یہ ہے:

مسئلہ 3- کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

☆روافض وغیرہم مبتدعین کفار و مرتدین میں داخل ہیں یا نہیں؟ جواب مفصل بدلائل عقلیہ ونقلیہ درکار ہیں۔[24]

جواب میں مولانا صاحب نے دوسے تین فرقوں کے عقائد نقل کیے ہیں ان سے متعلق فتوی دیا ہے، اختصارا یہاں صرف نیچریوں کے عقائد پر مولانا کا فتوی بیان کیا جارہا ہے۔

> جواب: فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین کا اور اجماع مسلمین کا منکر ہو کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے اور اس کی پیشانی سجدے میں ورق ہو جائے، بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ ہو جائے، عمر میں ہزار حج کرے، لاکھوں پہاڑ سونے کے راہ خدا میں دے، واللہ ہر گز ہر گز کچھ مقبول نہیں، جب تک حضور ﷺ کی تمام ضروری باتوں کی جو اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے، ضروریات دین اگرچہ ایک ہزار ہوں 999 کو مانے اور ایک کا انکار کرے۔۔۔۔۔۔ آگے جاکر لکھتے ہیں

(1) جو نیچری نئی روشنی کا مدعی کہے باندی بنانا بہائم سا کام ہے جس شریعت میں کبھی یہ فعل رہا ہو وہ شریعت اللہ کی طرف سے نہیں۔

(2) یا معجزات انبیاء کا انکار کرے نیل کے شق ہونے کو جوار بھاٹا کہے یا عصا کے سانپ بن کر حرکت کرنے کو شعبدہ وسیماب کہے[25]

(3) یا مسلمانوں کی جنت کو معاذ اللہ رنڈیوں کا چکلہ کہے۔[26]

(4) یا نار جہنم کو الم نفسانی سے تعبیر کرے۔[27]

---

[22]Aḥmad radha khān barailwī, fatāwā ridhwiyah, 595-610/15

[23]فرقہ نیچریہ کے بانی سر سید احمد خان ہیں، انہوں نے سکاٹ لینڈ میں یونیورسٹی آف ایڈنبرا سے قانوں کی تعلیم حاصل کی۔اور سائنسی معروضیت سے متاثر ہو کر الحاد کی طرف مائل ہو گئے، اور اسلام کے بعض حتمی عقائد کا انکار کر دیا، معجزات، شیطان، جنت، دوزخ، ملائکہ کی تاویل کر دی۔یہ تمام نظریات شریعت اسلامیہ سے متصادم ہیں۔نیچریوں کا نکار ملائکہ اور جنات وغیرہ کفر التزامی ہے، 15/ 431 نیچری ضالین ہیں 16/116، نیچری کافر ہیں 20/246

[24]Aḥmad radha khān barailwī, fatāwā ridhwiyah, 1015/15

[25]Sir syed aḥmad khan, tafsīr al-qurān wahō wa al-hudā wa al-furqān (Lāhōr: rifāh a'am team press), 164

[26]Sir syed aḥmad khan, tafsīr al-qurān wahō wa al-hudā wa al-furqān, 105

[27]Sir syed aḥmad khan, tafsīr al-qurān wahō wa al-hudā wa al-furqān, 104

(5) یا وجود ملائکہ کا منکر ہو۔[28]

(6) یا کہے کہ آسمان ہر بلندی کا نام ہے، جسم جسے مسلمان بلندی کہتے ہیں باطل ہے۔[29]

(7) یا کہے شیطان کسی چیز کا نام نہیں قوت بدی ہے۔[30]

نیچریوں کے ان عقائد کا ذکر کرنے کے بعد مولانا صاحب نے لکھا ہے: یہ سب فرقے بالقطع والیقین کافر مطلق ہیں۔۔۔۔۔[31]

فرقہ نیچریہ کے رد میں بھی ایک رسالہ بنام **"الدلائل القاہرہ علی الکفر النیاشرۃ"** تحریر کیا ہے۔ جو ایک سائل کے سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے مسئلہ نمبر 14 میں ایک سائل سوال کرتا ہے کہ علی گڑھ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی "آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس" میں شامل ہونا اور اس کو فنڈ دینا جائز ہے یا نہیں؟ اس کا جواب مفصل تحریر کرتے ہوئے مولانا صاحب لکھتے ہیں بدمذہبوں سے میل جول ان کی مجلس میں شرکت حرام ہے، اس فتوی پر علماء بہار، کلکتہ، کان پور، جبل پور، سیتاپور، کاٹھیاوار، حیدرآباد، پیلی بھیت، مرادآباد، رامپور اور علمائے شاہجہان کے دستخط اوتر ان کے فتاوی موجود ہیں۔[32]

فرقہ نیچریہ کا مسئلہ اختلاف و نزاع کا شکار رہا ہے کچھ علماء نے اس فرقہ کو فرقہ ضالہ قرار دیا ہے اور کچھ نے کافر کہا، بلاشبہ یہ تمام نظریات دین اسلام سے متصادم ہیں، ابتداء ان کو روکنا اور ان کا رد ضروری ہے۔ واللہ اعلم

3: ایک اور اختلافی فرقہ اہل تشیع کا ہے اہل تشیع میں دو قسم کے نظریات رکھنے والے افراد پائے جاتے ہیں کچھ وہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت کے تو قائل ہیں لیکن صحابہ کرام پر سب و شتم نہیں کرتے بالاتفاق اہل سنت والجماعت ایسے اہل تشیع کا فر نہیں اہل تشعی کا دوسرا فرقہ غالی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا مانتے ہیں ان کے بارے میں غلو کرتے ہیں اور حضرت علی کی خلافت کے معاملے میں اتنے متشدد ہیں باقی صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین پر تبرا کرتے ہیں حضرت عائشہ پر افک طرازی کرتے ہیں ان پر اہل سنت والجماعت کا یہی موقف ہے کہ وہ مخرج عن الملۃ ہیں یہ فرقہ روافض کہلاتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں روافض کے حوالے سے کثیر تعداد میں فتاویٰ موجود ہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں بیسیوں فتاویٰ روافض سے متعلق ہیں، جن میں ان کے عقائد کفریہ بیان کیے گئے ہیں۔ اور ان پر چھ رسالے بھی تحریر کیے ہیں:

☆ رسالہ رد الرافضہ

☆ رسالہ جزاء اللہ عدوّہ بابائہ ختم النبوۃ

☆ الادلۃ الطاعنۃ فی الاذان الملاعنۃ

☆ تعزیہ کی بدعات

☆ الاعالی الافادہ فی تعزیۃ الھند و بیان الشھادۃ

ان رسائل کا تعارف بیان کرنے سے قبل مولانا صاحب کا روافض کے متعلق ایک مختصر فتوی ذکر کیا جا رہا ہے۔

---

[28]Sir syed aḥmad khan, tafsīr al-qurān wahō wa al-hudā wa al-furqān, 117

[29]Sir syed aḥmad khan, tafsīr al-qurān wahō wa al-hudā wa al-furqān, 112

[30]Sir syed aḥmad khan, tafsīr al-qurān wahō wa al-hudā wa al-furqān, 120

[31]Aḥmad radha khān barailwī, fatāwā ridhwiyah, 126,127,128/14

[32]Aḥmad radha khān barailwī, fatāwā ridhwiyah, 103-129/15

شیعہ سے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں تحریر کرتے ہیں:

"ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قذف کفر خالص ہے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کفر خالص ہے اس طرح تبرائیان زمانہ میں اور بھی کفر و ارتداد کی قطعی وجوہ ہیں جن کی تفصیل رد الرافضہ[33] میں ہے ان کا کافر مرتد ہونا عامہ کتب معتمدہ[34] میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آگے جا کر انہوں نے لکھا ہے کہ اس کے مرتد ہوتے ہی نکاح فوراً فسخ و باطل محض ہو گیا ۔الفتوی[35]

ان تمام رسالوں میں امام احمد رضا خان بریلوی نے شیعہ کے گمراہ کن عقائد تبرا علی الشیخ، تعزیہ کی بدعات، حضرت علی کے بارے میں غلو انہیں انبیاء سے افضل قرار دینا اور اس جیسے تمام عقائد کتاب و سنت کے دلائل سے رد کیا ہے شہادت حسین کے متعلق بے سرو پا واقعات کو روایات کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔

4۔ فرقہ چکڑالویہ کے حوالے سے مولانا احمد رضا خان بریلوی نے جو فتاویٰ دیئے ہیں وہ بہت کم ہیں لیکن ان کا مؤقف چکڑالویہ کے حوالے سے بے لچک ہے: لکھتے ہیں:

سود خور، رنڈی اور زانی کے ہاں کھانا خلاف اولیٰ ہے مگر وہ کافر نہیں یہود نصاریٰ کافر ہیں مگر باوصف کفر کے کافر اصلی ہیں مرتد نہیں ،اور وہابی، رافضی، نیچری، قادیانی اور چکڑالوی مرتد ہیں اور احکام دنیا میں مرتد کافروں سے بھی بدتر ہیں، اور کافروں کو بادشاہ اسلام جزیہ لے کر اپنے ملک میں رکھے گا اور بشرط جزیہ ان کے جان و مال کی حفاظت کرے گا، لیکن مرتد کو تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رکھے گا، تین دن میں مسلمان ہو گیا تو ٹھیک ورنہ قتل کر دے گا، مرتد کے یہاں کھانا اور میل جول سب حرام ہے۔۔۔۔۔۔[36]

منکرینِ حدیث وہ گروہ ہے جس کے حولے سے علماء امت اور عوام کی رائے بے لچک ہے کیونکہ حدیث شریعت اسلامیہ کا دوسرا ماخذ خود قرآن پاک اور احادیث میں اس کے مصدر ثانیہ ہونے کی تصریح موجود ہے۔ اس لیے انکار حدیث گویا کہ انکار شریعت ہے ،شریعت کے بنیادی ماخذ کا انکار ضروریات دین کا انکار ہے، واللہ اعلم

فروعی مسائل میں تکفیری فتاوی

1: مسلک اہل حدیث پر ان کے بہت سے فتاویٰ ہیں، لیکن فروعی اختلاف پر فتویٰ ہذا ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

"تقلید کو بدعت کہنا، آئمہ مجتہدین پر طعن کرنا، بے تقلید امام شافعی رفع یدین کرنا، آمین بالجہر کہنا، خباثات اور علامت غیر مقلدین ہیں ،کرامات اولیاء کا انکار کرنا اور حضور سید اولیا پر طعن گمراہی ہے اور مجلس میلاد اور یا رسول اللہ کو بدعت کہنا شعائر وہابیت ہے، وہابی

---

[33] رسالہ رد رافضہ اسی فتوی کے فوراً بعد ہے جو کہ جلد 14 میں واقع ہے، جس میں مسئلہ نمبر 34 میں یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ رافضی سے عصبہ بن کر ترکہ میں حصہ لینا جائز ہے یا نہیں تو اس کے جواب میں انہوں نے 249-268 تک ایم مفصل جواب تحری کیا ہے اس میں دیگر حنفی کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں ان میں رافضیوں کے گمراہ کن عقائد اور ان پر علماء کے فتاویٰ نقل کیے ہیں

[34] یہاں مولانا صاحب نے بہت سی حنفی کتب کا نام تحریر کیا ہے جن میں رافضیوں پر کفر کے فتاویٰ موجود ہیں۔

[35] احمد رضا خان بریلوی، فتاویٰ رضویہ، 14 / 245-247 از بریلی محلہ چک شہر کہنہ مسئولہ صفدر علی خان و مبارک علی خان ربیع الثانی 1333ھ فتوی طویل ہے یہاں صرف مطلوبہ حصہ نقل کیا گیا ہے۔

[36] Aḥmad radha khān barailwī, fatāwā ridhwiyah, 647/21

لوگوں اور غیر مقلدین زمانہ پر حکم کفر ہے۔ جن کی تفصیل "الکوکب الشھابیہ" اور سیل السیوف الھندیہ" اور "حسام الحرمین میں موجود ہے۔ شخص مذکورہ کے پیچھے نماز باطل ہے اوراس سے مجالست وموانست حرام"۔

﴿وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾[37]

(تجھے شیطان بھلانہ دے پس میری نصیحت آنے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھ)

﴿وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾[38]

(ظالمو کی طرف مت جھکو تمیں آگ پکڑلے گی)

دفع فتنہ وفساد بقدر استطاعت فرض ہے، اور مفسدوں موذیوں کو بقدر استطاعت مسجد سے روکا جائے۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں اور پھر درمختار[39] میں ہے: ویمنع منہ کل موذ ولو بلسانہ (مسجد سے ہر اس چیز کو روکا جائے جو ایذاء دینے والی ہو چاہے وہ زبان سے ہی کیوں نہ ہو)[40] فتاوی رضویہ میں وہابی (اہل حدیث، دیوبند) حضرات پر کفریہ فتاوی موجود ہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں اہل حدیث (وہابی) کے رد میں کئی رسائل موجود ہیں جن کے نام علی الترتیب یہ ہیں:

☆رسالہ النھی الاکید عن الصلاہ وراءعدی التقلید (دشمن تقلید کے پیچھے نماز ادا کرنا سخت منع ہے)

☆ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار (اپنی معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دے کر شرمندگی سے بچانا)

☆رسالہ الکوکب الشھابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ (وہابیہ کے کفر پر شہابی ستارے)

☆رسالہ سل السیوف الھندیہ علی الکفریات بابا النجدیہ (نجدی پیشواؤں کے کفریات پر لٹکتی ہوئی ہندی تلواریں)

☆رسالہ الامن اوالعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء (نبی کریم کے حاجت رواہونے کا ثبوت)

☆رسالہ منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب (شرع نبی کریم کے ہاتھ میں ہے)

2: مولانا احمد رضاخان بریلوی نے جہاں جہاں لفظ وہابیہ استعمال کیا ہے وہاں اس سے ان کی مراد مقلد (دیوبند) اور غیر مقلد (اہل حدیث)دونوں مراد ہے ان کے عموما فتاویٰ بھی وہابیہ سے متعلق ہیں لیکن یہاں کچھ فتاویٰ علیحدہ بھی ہیں جس میں صرف مسلک دیوبند پر انہوں نے تکفیریت کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مکتب فکر اہل حدیث اور مکتب فکر دیوبند کے ساتھ مولانا احمد رضا خان بریلوی کے کچھ اختلافات ہیں جن کی بنیاد پر انہوں نے ان مسالک کو کافر قرار دیا ہے۔ اگرچہ انہوں نے مولانا عبد الوہاب نجدی کا نام بھی استعمال کیا ہے لیکن ان کی کوئی قابل اعتراض تحریر نقل نہیں کی زیادہ تحریریں مولانا شاہ اسماعیل شہید اور مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا خلیل احمد انبیھوٹی نقل کی ہیں ان کے ان علماء سے اختلافات ویسے تو تعداد میں بہت زیادہ ہیں لیکن اگر ان کا خلاصہ کیا جائے تو یہ اعتراضات واختلاف تین قسم کے ہیں۔

1: مولانا اسماعیل شہیدؒ کی کتب کی بہت سی عبارات پر مولانا احمد رضا خان بریلوی اعتراض کر کے ان پر تکفیریت کی مہر لگاتے ہیں ان میں سے چند عبارات یہاں ذکر کی جارہی ہیں

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کرلے یہ سب اللہ ہی کی شان ہے۔"[41]

[37]Al-ana'ām: 6/68

[38]Hōd:11/113

[39]Al-ḥaṣkafī, aldar al-mukhtār,662/1

[40]Aḥmad radha khān barailwī, fatāwā ridhwiyah, 74/8

اس عبارت پر مولانا صاحب کا یہ اعتراض ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کا علم قدیم نہیں بلکہ حادث ہے[42] حالانکہ اس عبارت کے بعد کی عبارت بتاتی ہے کہ شاہ صاحب علم غیب کو صرف اللہ کی صفت قرار دیتے ہیں تمام اولیاء کو علم غیب کی صفت سے خالی قرار دیتے ہیں اور ادلہ قرآن وحدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔

علم غیب کی تعریف تمام اشیاء موجودہ کا جاننا ہے۔ وہ اشیاء جو گذشتہ زمانے میں موجود ہو چکی ہوں یا اب ہوں اور آئندہ واقع ہونے والی ہوں۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں غیب کا عقیدہ رکھنا مذاہب معتبرہ میں سے کسی ایک مذہب سے بھی ثابت نہیں فقہائے احناف اسے محدثین کی طرح کفر لکھتے ہیں۔ دیکھئے فقہ اکبر[43] قُل لاَّ أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَآئِنُ اللّهِ وَلا أَعْلَمُ الْغَيْبَ[44] یعنی اے پیغمبر ان سے کہہ دو کہ میرے پاس خدا کے خزانے نہیں نہ ہی میں غیب جانتا ہوں۔ اسی عقیدے کی تصریح مختلف احادیث میں بھی موجود ہے جسے شاہ صاحب ثابت کر رہے ہیں جیسے :

عن ام العلاء قال رسول الله ﷺ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ - مَا يُفْعَلُ بِي وَلاَ بِكُمْ۔[45]

"ام العلاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا، اور میں اللہ کا رسول ہوں میرے ساتھ (قیامت کے دن) کیا ہو گا اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا۔

البتہ قرآن وحدیث میں کثیر دلائل ایسے بھی موجود ہیں جن سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ اللہ پاک کی عطا سے نبی کریم ﷺ کو بعض غیبی خبروں پر اطلاع تھی اور اس بعض میں اولین و آخرین کے علوم شامل ہیں، اعلیٰ حضرت کی کتاب "الدولۃ المکیہ" اس حوالے سے تحقیقی و علمی کاوش ہے۔

2: دوسرا بڑا اختلاف جو بریلوی مکتب فکر کا مخالف مکاتب فکر سے ہے وہ "عدم تقلید" کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے بارہا اپنے فتاویٰ میں یہ الفاظ استعمال کیے ہیں کہ غیر مقلدین زمانہ کافر ہیں۔[46] فقہ حنفی کے بہت سے ائمہ تقلید کو واجب تو کہتے ہیں لیکن غیر مقلدین کو کافر نہیں کہتے نہ ہی ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

سوال: غیر مقلدین جنہیں ہم اہل حدیث کہتے ہیں وہ مسلمان ہیں یا نہیں اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں، ان سے نکاح یا شادی کا معاملہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں اہل حدیث مسلمان ہیں اور اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں ان سے شادی بیاہ کا معاملہ کرنا درست ہے محض ترک تقلید سے اسلام میں فرق نہیں پڑتا نہ ہی عدم تقلید سے انسان اسلام سے باہر ہوتا ہے۔[47]

---

[41] Muḥammad ismā'īl shahīd, taqwiyah al-imān(Lāhōr: maktabah khalīl, 1999), 51

[42] Aḥmad radha khān barailwī, fatāwā ridhwiyah, 178/15

[43] No'mān bin thabit, sharḥa fiqh al-akbar (Shabīr brothers, 2017), 153-170

[44] Al-maidah:5/50

[45] Imām bukhārī, al-jamaey al-ṣaḥīḥ, bāb al-jāriyah, 7018

Aḥmad radha khān barailwī, fatāwā ridhwiyah, 74/8

[47] Kifāyat Allah, kifāyat al-muftī, 333/1

اگرچہ تقلید کا مسئلہ ایک اختلافی مسئلہ ہے لیکن یہ ضروریات دین میں شمار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ آئمہ سلف نے لفظ "تقلید" کی جو تعریف کی ہے وہ قابل توجہ ہے یہ تعریف تمام مکاتب فکر کے علماء نے کی ہے:

شرح مسلم الثبوت میں تقلید کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"التقليد العمل بقول الغير من غير حجةكأخذ العامي و المجتهد من مثله فالرجوع إلى النبي عليه الصلاة والسلام أو إلى الاجماع ليس منه۔"[48]

"تقلید کسی شخص کے قول پر بغیر دلیل عمل کو کہتے ہیں جیسے کسی عام شخص کی تقلید یا مجتہد کی تقلید۔ پس نبی علیہ الصلاۃ والسلام اور اجماع کی طرف رجوع تقلید میں سے نہیں ہے۔"

تقلید کی تعریف سے علماء کا مؤقف واضح ہو جاتا ہے کہ بلا حجت کسی کے قول پر عمل کرنا ہے اور تقلید دور رسالت یا دور خلفائے راشدین میں شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں:

"جان لیں کہ چوتھی صدی ہجری سے پہلے لوگ کسی ایک خاص مذہب کی تقلید پر جمع نہیں ہوتے تھے۔"[49]

اس قول کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ یا اجماع امت یا کسی مفتی یا قاضی کے قول کو تقلید نہیں کہہ سکتے اور قرآن و حدیث میں جو اتباع رسول یا اتباع اولی امر کا حکم ہے وہ تقلید کے معنی میں نہیں، کیونکہ تقلید بلا دلیل ہوتی ہے اور اتباع دلیل شرعی کی کی جاتی ہے ، چنانچہ تقلید کے باب میں اطاعت رسول یا اطاعت اولی الامر کے دلائل حجت نہیں۔ پھر تقلید دور رسالت یا دور صحابہ و تابعین کی پیدوار نہیں بلکہ یہ مشکل حالات میں اختیار کیا گیا ایک لائحہ عمل تھا جو کہ وقت و حالات کے بدلنے کے ساتھ تبدیل ہو سکتا ہے۔اسے ضروریاتِ دین پر قیاس کرتے ہوئے عدم تقلید کی بنا پر کسی بھی فرد معین یا گروہ پر تکفیریت کا فتوی عائد نہیں کیا جاسکتا۔

نتائج تحقیق

1. مولانا احمد رضا خان بریلوی نہ صرف عالم دین ہیں بلکہ ایک متبحر فقیہہ بھی ہیں وہ نہ صرف فتاوی پر دسترس رکھتے ہیں بلکہ اس کی جزئیات کو بھی اتنی ہی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔
2. برصغیر کے فتنوں سے بھرپور ماحول میں آپ نے دعوت دین کی ناقابل فراموش مساعی سرانجام دی ہیں۔
3. برصغیر کے گمراہ کن فرقوں سے بھرپور تحریری جہاد کیا ہے۔ایک ایک فتوی میں نہ صرف ان کے کفر پر مہر لگائی ہے بلکہ امت محمدیہ کے سامنے ان کے کفریہ عقائد کو واضح کیا ہے۔
4. اصولی مسائل کے ساتھ ساتھ انہوں نے فروعی مسائل میں بھی تکفیری فتاوی جاری کیے ہیں لیکن فروع دین کی تاویل یا اس میں اختلاف کو نزاع کا باعث نہیں بنانا چاہیے۔
5. رفع یدین، میلاد، چالیسویں، عدم تقلید جیسے اور سینکڑوں فروعی مسائل ہیں جن میں فقہی مکاتب میں اختلافی آراء موجود ہیں بلکہ اگر قرون اولی کی طرف دیکھا جائے تو طلاق ثلاثہ ،تعداد تراویح ،حاملہ کی عدت ، یتیم پوتے کی میراث ،دادی کا حصہ ،مبتوتہ طلاق یافتہ کے لیے سکنیٰ اور نفقہ ،سماع موتی ،عذاب قبر میت (گھر والوں کے رونے پر) جیسے ایسے کئی مسائل تھے جو

[48]Ibn-e-niḍam al-dīn anṣārī, fawāteḥ al-raḥmōt (Mōqa‘ shabkah mishkāt al-islāmīyah S.N), 292/4

[49]Shah walī Allah, ḥijah Allah al-bālighah, 260/1

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان اختلاف کا باعث تھے، نہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی نے دوسرے کی تنکیر کی نہ تکفیر بلکہ کھلے دل سے ان اختلافات کو قبول کیا۔

6. اہل سنت کے مسالک کا ایک دوسرے پر فروعی اختلافات میں تکفیری فتاویٰ عدم اعتدال اور عدم توازن کے عکاس ہیں۔ تکفیر مسلم سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔